اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ
الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ

۹ ربیع الثانی ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۸ صلح ۱۳۳۱ ھش | ۸ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ جنوری بذریعہ ڈاک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۷ جنوری: مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کا بخار خدا تعالیٰ کے فضل سے اتر گیا ہے۔ ضعف میں بھی کمی ہے شام کو کمزوری کی وجہ سے پسینے آنے شروع ہو جاتے ہیں احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی ۷ جنوری۔ آنریبل جناب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر آج صبح ریل کے ذریعہ کراچی پہنچے۔ آپ یہاں دو تین روز قیام فرمائیں گے۔

پاکستان اور اس کی خدمت کو ہر حال مقدم رکھو
تمام صوبوں کے نام گورنر جنرل کا پیغام

ڈھاکہ ۷ جنوری: گورنر جنرل عزت مآب ملک غلام محمد مشرقی پاکستان کے پہلے سرکاری دورے پر آج تیسرے پہر کراچی سے ڈھاکہ پہنچے۔ ہوائی اڈے پر مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون صوبے کے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین مشرقی بنگال کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل موسیٰ خان اور دیگر سول و فوجی حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد فوجی دستہ کی سلامی لے چکے تو ارکان کابینہ سول و فوجی حکام اور دیگر معززین سے آپ کا تعارف کرایا گیا۔ اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں گورنر جنرل نے فرمایا۔ تمام صوبوں کے لئے میرا پیغام ہے کہ پاکستان اور اس کی خدمت کو ہر حال میں مقدم رکھیں۔ پاکستان کا وجود مقدس ہے۔ ایک متحدہ ملک اور مستحکم قوم پاکستان کا نعرہ ہونا چاہیئے۔ گورنر جنرل مشرقی بنگال میں دو ہفتہ قیام فرمائیں گے۔

پنجاب میں کئی کروڑ روپے کے مصارف سے بنجر اور غیر آباد زمینوں کو قابل کاشت بنایا جائیگا

لاہور ۷ جنوری:- حکومت پنجاب نے صوبے میں بنجر اور غیر آباد زمینوں کو قابل کاشت بنانے کا ایک سالہ منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیر مال چوہدری محمد حسین چٹھہ نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے پر اندازاً گیارہ کروڑ ۳۲ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ یہ رقم اس قرضہ سے پوری کی جائے گی۔ جو اس غرض کے لئے مرکز سے ملیگا۔ اس منصوبے کے تحت سیم زدہ علاقوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے حکومت کے خرچ پر دو ہزار ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ جنہیں میانوالی ہن بجلی اسٹیشن سے چلایا جائے گا۔ علاوہ ازیں پانچ سو ٹیوب ویل لوگ اپنے خرچ پر خود لگائیں گے۔ جن کے لئے حکومت انہیں تقاوی قرضے دے گی۔ نیز مین ہجالی کے رسول پر اجیکٹ کے تحت بھی ایک ہزار ٹیوب ویل لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس طرح ٹیوب ویل کی کل تعداد ساڑھے چار ہزار سے بھی تجاوز کر جائے گی۔

شاہ علاقہ کے وزیر سردار محمد خان لغاری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ضلع منٹگمری میں حجاجلی کے قریب دریائے راوی پر ایک نیا پل تعمیر کیا جائے گا۔ جو کشتیوں کے موجودہ عارضی پل کی جگہ لیگا۔ نیز ایک اور اطلاع کے مطابق تھل کے علاقہ میں دریاخاں اور دسنے والا کے درمیان ایک نئی پختہ سڑک مکمل ہو گئی ہے۔ جو ساڑھے اٹھارہ میل لمبی ہے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے۔ کہ اس سڑک کے تعمیر ہونے سے تھل میں سڑکوں کی تعمیر کا کام مکمل کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ وہاں ۳ کروڑ پچاس لاکھ روپے کے خرچ سے ۱۶۰ میل لمبی پختہ سڑکیں بنائی جائیں گی۔

آج اسمبلی کے اجلاس میں پنجاب اوقاف بل طویل بحث کے بعد منظور کر لیا گیا۔ اس بل میں بہت سی ترمیمیں بھی پیش ہوئیں۔ ان میں سے ایک جناح عوامی لیگ کے مسٹر شمیم حسین قادری کی تھی جو منظور کر لی گئی۔ اس ترمیم کی رو سے حکومت کو اوقاف بورڈ کے خاص فیصلوں کو رد کرنے سے روکا جائے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حزب مخالف کی طرف سے پیش کردہ ترامیم میں سے یہ پہلی ترمیم تھی جو اسمبلی کے موجودہ سیشن میں منظور کی گئی۔

پنجاب کے محفوظ ذخیرے میں سے صوبہ سرحد کو ۹ ہزار ٹن گندم دینے کا فیصلہ

لاہور ۷ جنوری:- حکومت پنجاب نے اناج کے محفوظ ذخیرے میں سے صوبہ سرحد کے لئے ۹ ہزار ٹن گندم مخصوص کی ہے۔ گیہوں کی یہ مقدار یکم جنوری سے ۱۵ مئی تک کے عرصہ کے لئے ہے۔ سرحد کی حکومت ۱۰ روپے آٹھ آنے فی من کے نرخ پر یہ گندم خریدے گی۔ گذشتہ موسم گرما میں حکومت پنجاب نے صوبہ سرحد کو تجارتی حساب پر بیس ہزار ٹن آٹا دینا منظور کیا تھا۔ کراچی کے حالیہ مذاکرات میں صوبہ سرحد کی غذائی ضروریات کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنجاب زیادہ مقدار میں اناج فراہم کرے گا۔ اور آٹے کی بجائے فوری طور پر گندم کی ایک معقول مقدار بہم پہنچائے گا۔

ڈھاکہ ۷ جنوری۔ وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن آج کراچی سے یہاں پہنچ گئے۔ وہ یہاں تین ہفتہ قیام کریں گے اور اس دوران میں بیرونی تجارت کی ترقی کی کونسل

سرحد میں سڑکوں کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے کا اندازہ

پشاور ۷ جنوری۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان نے مرکز کی طرف سے گرانقدر گرانٹ ملنے پر مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے کراچی سے پشاور واپس پہنچنے پر ایک بیان میں شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ مرکز نے مہاجرین کی آبادکاری اور تعمیر و ترقی کے لئے جو مزید رقمیں عطا کی ہیں۔ ان سے ترقی کی سکیموں کو جلد پورا کرنے اور عوام پر سے ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مرکزی حکومت صوبہ سرحد میں سڑکوں کی تعمیر کا آدھا خرچ برداشت کرنے پر بھی رضامند ہو گئی ہے۔ اور باقی نصف خرچ بھی اس نے بطور قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ سڑکوں کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے خرچ کا اندازہ ہے۔

پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس

لاہور ۷ جنوری: آج صبح یہاں پنجاب مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں اسمبلی کے موجودہ سیشن کے ایجنڈے پر غور کیا گیا۔ اور بالخصوص مجوزہ زرعی اصلاحات کے مسودہ قانون پر جو اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش ہونے والا ہے۔ تفصیلی بحث کی گئی۔

راشن کے ذریعہ آٹا فراہم کرنے کا فیصلہ

لاہور ۷ جنوری۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں گندم کی بڑھتی ہوئی قیمت پر قابو پانے کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ غذائی قلت والے علاقوں میں گیارہ روپے پانچ آنے فی من کے حساب سے گیہوں کا آٹا فراہم کیا جائے۔ یہ آٹا راشن کے ڈپوؤں سے مقررہ نرخ پر ہفتہ وار لیا جا سکے گا۔ اس سے قبل راشن کے ذریعہ گیہوں دس روپے بارہ آنے فی من کے حساب سے مل رہا ہے۔

۔۔۔ کی صدارت فرمائیں گے۔

فلسطینی کمیشن مصالحت کی کوششیں بدستور جاری رکھے
سیاسی کمیٹی میں برطانیہ امریکہ فرانس اور ترکی کی مشترکہ قرارداد

۔۔۔ جنوری۔ جنرل اسمبلی کی عارضی سیاسی کمیٹی میں برطانیہ فرانس امریکہ اور ترکی نے ایک مشترکہ قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ فلسطین کے مصالحتی کمیشن کو اجازت دی جائے۔ کہ وہ عربوں اور یہودیوں کے اختلافات طے کرانے کے سلسلہ میں اپنی کوششیں بدستور جاری رکھے۔ کمیٹی کے اجلاس میں امریکی نمائندے مسٹر فلپ جیسپ نے کہا۔ کہ میرا ملک چاہتا ہے۔ کہ امن عالم کی خاطر عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں پہلے خبر آئی تھی کہ عرب ملکوں نے چار طاقتوں کی اس قرارداد کو مسترد کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ فلسطینی کمیشن کی بجائے ایک نیا ادارہ قائم کیا جائے۔ گذشتہ مہینے کمیشن نے جو رپورٹ پیش کی تھی اس میں یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ کمیشن مصالحت کرانے میں ناکام رہا ہے۔ کمیشن کو توڑ دینے کی درخواست کی گئی تھی۔

سندھ میں انتخابی فہرستیں از سر نو تیار کی جائینگی

کراچی ۷ جنوری۔ سندھ کے گورنر مسٹر دین محمد نے نئی انتخابی فہرستیں تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کی شکایتیں دور کی جا سکیں جن کا نام فہرستوں میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ کام ایک غیر جانبدار افسر کے سپرد کیا جائے گا۔

طوطی مائن

طوطی مائن کا بھورے رنگ والا کوئلہ اپنے بھٹوں اور کارخانوں میں استعمال کریں۔ یہ کوئلہ تاؤ میں تیز و جلنے میں دیرپا ثابت ہوا ہے۔

ایم اسمٰعیل جی اینڈ سنز پوسٹ بکس نمبر ۳۰ کوئٹہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

قادیان کے مقدس وجود کی برکت سے مشرقی پنجاب کے تاریک ماحول میں اسلام کا روحانی مینار آج بھی روشن ہے

صرف وہی ایک مقام ہے کہ جہاں عرصہ تقسیم کی ہنگامہ خیزی کے باوجود ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرا کہ جب خدا تعالیٰ اور اسکے رسول کا نام بلند نہ ہوا ہو

مسیح پاک کے درویش اسلام کی عظمت اور اس کی سربلندی کی خاطر کوہ وقار بنکر اپنی جگہ ڈٹے ہوئے ہیں

سفر قادیان کے ایمان افروز حالات پر امیر قافلہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کا پرسوز لیکچر

(از اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۷ جنوری۔ کل شام سفر قادیان کے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اس امر پر زور دیا کہ قادیان کے مقدس وجود کی برکت سے مشرقی پنجاب کے تاریک ماحول میں اسلام کا روحانی مینار آج بھی روشن ہے۔ مشرقی پنجاب میں مساجد و مقابر اور دینی درسگاہوں کی ویرانی کا درد انگیز منظر پیش کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ اس سرزمین میں جہاں صدیوں کا روحانی ورثہ آن واحد میں تباہی کی نذر ہوگیا صرف قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے کہ جہاں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرا کہ جب خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا نام بلند نہ ہوا ہو۔ زندہ خدا کی یہ زندہ امانت گھٹا ٹوپ تاریکی میں ایک درخشندہ ستارے کی مانند متلاشیان حق کی متجسس نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ چنانچہ اب تک دور دراز علاقوں کے ہزارہا سیاح اور حق کے متلاشی وہاں آکر خدا تعالیٰ کے روشن نشانات کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ مقامات مقدسہ کی زیارت کا یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔

درویشان قادیان کی عبادتوں اور شب بیداریوں کے روح پرور واقعات سناتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مسیح پاک کے یہ روحانی جرنیل اسلام کی عظمت اور اس کی سربلندی کی خاطر کوہ وقار بن کر اپنی جگہ ڈٹے ہوئے ہیں۔ شمع احمدیت کے یہ پروانے جلنا اور جلکر جان دے دینا جانتے ہیں۔ انہوں نے قربانی و ایثار کی ایک اعلےٰ مثال قائم کرکے اپنی دیوانگی میں بھی وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ان کی کوششوں کی بدولت ہندوستان کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کی مہم از سر نو جاری ہو چکی ہے ——— مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے یہ پرسوز لیکچر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کل شام تعلیم الاسلام کالج ہال میں دیا۔ جس میں ممبران ایسوسی ایشن کے علاوہ مقامی جماعت کے احباب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ مکرم شیخ صاحب اس سال بھی اس قافلہ کے امیر تھے جو زیارت کے لئے ۲۴ دسمبر ۱۹۵۰ء کو قادیان روانہ ہوکر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کی رات کو لاہور واپس آیا تھا۔

قادیان سے وابستگی کا مطلب

مکرم شیخ صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا میں نہیں جانتا کہ دنیا کیا سمجھتی ہے لیکن خدا جانتا ہے کہ محض قادیان کے اینٹ پتھر اور اس کے در و دیوار ہمیں پیارے نہیں ہیں۔ وہاں کی مٹی اور وہاں کے اینٹ پتھر میں اگر کوئی کشش ہے تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا مسیحؑ وہاں مبعوث ہوا خدائی الہام کی بناء پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ آج دنیا میں جو تاریکی چھائی ہوئی ہے وہ دور نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ وہ آواز جو قادیان کی مقدس بستی سے بلند ہوئی تھی ساری دنیا پر محیط نہ ہوجائے اسی طرح ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی تمام مصیبتوں کا واحد حل انہیں پاک جذبات اور نیک ارادوں میں مضمر ہے۔ جنہوں نے آج سے نصف صدی قبل قادیان کے در و دیوار میں پرورش پائی۔ پس اگر ہم قادیان سے محبت رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں محض ان در و دیوار ہی سے محبت نہیں ہے۔ بلکہ محبت ہے ان جذبات اور ان احساسات سے اور غلبہ اسلام کے ان خدائی وعدوں سے جو قادیان کی مقدس بستی کے ساتھ وابستہ ہیں دنیا کا ہر احمدی خواہ وہ پاکستان کا شہری ہو یا ایشیا یورپ امریکہ افریقہ اور آسٹریلیا کے کسی دوسرے ملک کا جب بھی قادیان کی محبت اور اس سے وابستگی کا اظہار کرتا ہے تو وہ محض وہاں کے مکان یا دیگر جائداد املاک حاصل کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس کی اس خواہش میں یہ دلی تڑپ مضمر ہوتی ہے کہ وہ ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ چاہتا ہے۔ وہ کسی ایک ملک پر مطمئن نہیں ہوسکتا۔ وہ ساری دنیا پر اسلام کی روحانی فتح کا قائل ہے اور اس کو ہی اپنی زندگی کا مقصد وحید سمجھتا ہے الغرض ہماری قادیان سے وابستگی عشق الٰہی اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دلالت کرتی ہے۔ اس میں کسی دنیوی غرض یا فائدے کا کوئی شائبہ بھی شامل نہیں۔

خدا کے مسیحؑ کا روحانی مینار

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اب میں قادیان کی زیارت اور درویشان قادیان سے ملاقات کا حال بیان کرتا ہوں۔ میں نے جو کچھ دیکھا اور جو جذبات میرے دل میں پیدا ہوئے ہیں صرف ان کا ایک دھندلا سا خاکہ ہی پیش کرسکونگا اصل کیفیات کو بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے ۲۴ دسمبر کی رات کو گیارہ بجے ہمارا قافلہ نہر کا پل عبور کرکے قادیان کی حدود میں داخل ہوا جونہی منارۃ المسیح پر ہماری نگاہ پڑی تو طبیعت میں عجیب رقت پیدا ہوئی اور دل پکار اٹھا کہ ضلالت و گمراہی کے اس تاریک ماحول میں خدا کے مسیح کا روحانی مینار آج بھی روشن ہے اور اپنی ضیاپاشی سے اس سرزمین کی تاریکیوں کو منور کر رہا ہے تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب میں مساجد و مقابر اور دینی مدرسوں کی تباہی و بربادی اور ان کی موجودہ ویرانی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور جہاں ان کی خستہ حالی سے دل میں ایک درد پیدا ہوا۔ وہاں خدا تعالیٰ کی تحمید و تمجید کی طرف بھی طبیعت مائل ہوئی کہ ایک مقام تو ایسا بھی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے تاحال معمور ہے اور اس پر ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گذرا کہ جب خدا اور اس کے رسول کا ذکر بلند نہ ہوا ہو۔ وہ سرزمین جہاں صدیوں کا روحانی ورثہ آن واحد میں تباہی و بربادی کی نذر ہوگیا مسیح پاک کی مقدس بستی کے طفیل آج بھی پانچ وقت خدا اور اس کے رسولؐ کے ذکر سے گونج اٹھتی ہے۔ دنیا کی تاریخ اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ ایسی عام تباہی میں بھی کہ جب لاکھوں لاکھ انسان اپنی جانیں بچانے کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک کوچ کر گئے اور ان کے کوچ کر جانے کے باعث ہزاروں ہزار مسجدیں اور مقابر ویران ہوگئے۔ مسیح پاک کے مٹھی بھر فدائی اس پاک سرزمین میں دھونی رمائے بیٹھے رہے اور بفضلہ کوئی ایک ساعت بھی ایسی نہ آنے دی کہ جس میں وہ سرزمین خدا کے ذکر سے خالی ہوئی ہو۔

زندہ معجزہ

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے مکرم شیخ صاحب نے فرمایا مجھے بارہا اس بات کا خیال آیا ہے۔ اور آج پھر اس کا اظہار کرتا ہوں کہ ۱۹۳۴ء میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے قادیان کے قریب ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ قادیان کے "مرزائیوں" کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اگر ہم سب پیشاب کریں تو یہ ڈگ   جائیں۔ اظہار خیال کا یہ طریق کتنا ہی بھونڈا اور اخلاق سے کتنا ہی عاری کیوں نہ ہو۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بے بضاعت تھے اور ان کی نگاہ میں بے حقیقت لیکن کیا یہ "زندہ معجزہ" نہیں ہے کہ اس قسم کی تعلیاں کرنیوالے اپنے آباء و اجداد ہی کے نہیں۔ بلکہ ان بزرگان دین کے مقابر بھی چھوڑ کر چلے گئے کہ جنہوں نے اپنے وقت میں اسلام کی بڑی خدمت سرانجام دی تھی۔ اور وہ بستی جس کے متعلق انہوں نے اس قدر حقارت آمیز الفاظ استعمال کئے تھے محض خدا تعالیٰ کے فضل کے نتیجے میں اس کے ذکر سے آباد رہی اور آج تک آباد چلی آرہی ہے۔

ایک خورد سال بچے کا اخلاص

قادیان پہنچنے کے ذکر کی طرف عود کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ ہمارا قافلہ ابھی قادیان سے میل ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا کہ ہم نے وہاں ایک دس بارہ سال کے بچے کو استقبال کے لئے موجود پایا امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے اسے راستہ دکھانے پر مقرر کیا تھا تاکہ ہماری بڑی بڑی لاریاں ایک خاص راستے سے ہوکر مسیح پاک کی بستی میں داخل ہوں۔ وہ بچہ فرط مسرت میں میل ڈیڑھ میل تک لاریوں کے آگے بھاگتا چلا گیا۔ اور اس نے اس وقت تک دم نہ لیا تاآنکہ قافلہ درویشوں کی بستی میں جا داخل نہ ہوا۔ اس بچے کے اس جذبہ شوق اور اخلاص کو دیکھکر اہل قافلہ بہت متاثر ہوئے

پرجوش استقبال

بستی کے سرے پر درویشان قادیان قافلے کے انتظار میں ہمہ تن شوق بنے کھڑے تھے۔ لاریوں کے پہنچتے ہی تمام فضا نعرۂ تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی۔ درویشوں نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں ہمیں خوش آمدید کہا اور وہ نہایت اشتیاق کے عالم میں ہم سے بغلگیر ہوکر ملے انہوں نے جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا میں اس کا نقشہ کھینچنے سے قاصر ہوں۔ آپ اس منظر کی کیفیت عالم خیال میں خود محسوس کرسکتے ہیں۔

درویشوں کے شب و روز

دوران تقریر میں مکرم شیخ صاحب نے فرمایا اب میں اس طرف آتا ہوں کہ آج قادیان کیا ہے؟ قادیان کی مقدس بستی مسیح پاک کے درویشوں کا مسکن زندہ

(باقی صفحہ پر)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۵۲ء

تعلق باللہ ایک حقیقت ہے، نہ کہ محض خیال

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ مودودی صاحب نے عملاً ہر معاملہ میں سخت ہزیمت اٹھائی ہے۔ اور آپ نے اپنی بے معنی جدو جہد سے نہ صرف مسلمانوں کا روپیہ اور وقت ضائع کیا ہے بلکہ اسلام کی اشاعت کے راستہ میں سخت روکاوٹیں ڈال رکھی ہیں۔ آپ کا عمل نہ صرف تقسیم سے پہلے بلکہ اس کے بعد بھی مسلمانوں کے مفاد کے خلاف چلا آیا ہے۔ تقسیم سے پہلے آپ نے پاکستان کے نظریہ کی کھلم کھلا مخالفت کی۔ اپنے حلقہ بگوشوں پر قدغن لگادی کہ وہ ان انتخابات میں جو برعظیم ہند میں مسلمانوں کی قسمت کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کرنے والے تھے۔ قوم کی اکثریت کے ساتھ ووٹ نہ دیں۔ اور کہہ دیا کہ ہم نے کلکتہ کا ٹکٹ خرید لیا ہوا ہے۔ کراچی میل پر ہرگز سوار نہ ہوں گے۔

جب حالات نے آپ کو مجبوراً کراچی میل پر سوار کر دیا۔ تو یہاں آتے ہی آپ نے یہ شرارت شروع کر دی کہ جبکہ ہندوستان سے لاکھوں مہاجرین قافلہ در قافلہ پاکستان میں چلے آرہے تھے۔ پاکستان کی فوجی قوت منتشر تھی۔ خزانہ میں ایک پیسہ نہیں تھا۔ سامان تمام ہندوستان میں پڑا تھا۔ حکومتی دفتر ویران تھے۔ ہر طرف مشکلات ہی مشکلات تھیں۔ حکومت اور عوام ابھی سنبھلنے بھی نہیں پائے تھے۔ کہ آپ نے اپنا بے وقت کی راگنی چھیڑ دی۔ اور نعرہ بازی سے حکومت کو خائف کرنا شروع کر دیا۔ پاکستان کے لئے یہ ایک ایسا نازک وقت تھا۔ کہ کسی ملک پر ایسا وقت کا ہے کو آیا ہوگا۔ دشمنوں کی سازشوں نے پہلے ہی ایسے حالات پیدا کر رکھے تھے کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ تو یقیناً ان کے ارادے پورے ہو جاتے۔ اور پاکستان بننے سے پیشتر ہی تباہ ہو جاتا۔ ایسے نازک وقت میں ایک طرف تو آپ نے پاکستان کے عوام کو حکومت کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ دوسری طرف کشمیر کے معاملہ میں رخنہ اندازی کرنے کے لئے فوج تک میں غلط پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ آخر حکومت کو مجبوراً آپ کو مزدر رسانی سے باز رکھنے کے لئے نظر بند کرنا پڑا۔

پاکستان اسی لئے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں مسلمان اپنے اعتقادات کے مطابق زندگی بسر کرنے میں آزاد ہوں۔ اپنے اعتقادات کے مطابق حکومت کا کاروبار چلائیں۔ اس لئے حکومت نے قرارداد مقاصد پاس کی۔ نظر بندی کا یہ اثر ہوا کہ مودودی صاحب کسی قدر ہوش میں آگئے۔ اور پیٹا کھانا مناسب سمجھا۔ چنانچہ کھسیانے ہو کر آپ نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرارداد مقاصد بالکل ٹھیک ہے۔ حکومت نے کلمہ پڑھ لیا ہے۔ اب یہ اسلامی ملک بن گیا ہے۔ اور یہ ہماری جدوجہد کا نتیجہ ہے حالانکہ قرارداد مقاصد اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق بنائی گئی ہے۔ اور آپ کے لادینی نقصود حکومت سے اس کو کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ آپ کا اسلامی حکومت کا تصور تو یہ ہے۔ کہ وہ مختلف اسلامی فرقوں میں سے صرف اکثریت کی فقہ کے مطابق قانون بنائے گی۔ لیکن قرارداد مقاصد میں یہ بنیادی اصول رکھا گیا ہے۔ کہ دستور حکومت اسلام کے وسیع ترین اصولوں کے مطابق بنایا جائے گا۔ جس میں ہر اسلامی فرقہ کو خواہ وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں ہر قسم کی پوری پوری آزادی ہوگی۔

آپ کا نظریہ تو یہ ہے کہ اسلامی جماعت بزور شمشیر پہلے ایک ملک میں اقتدار پر قبضہ کرتی ہے اور جب طاقت حاصل کر لیتی ہے۔ تو باقی تمام ملکوں کے اقتدار چھیننے کے لئے نکل کھڑی ہوتی ہے لیکن ڈیڑھ سال کی نظر بندی نے آپ کی ذہنی حالت کسی قدر اور پلٹ کر رکھ دی۔ اور آپ نے اپنی اگر اہی نظریہ کو کہ اسلامی جماعت بزور شمشیر اقتدار پر قبضہ کرتی ہے۔ قانونی جدوجہد کے نظریہ میں تبدیل کر دیا۔ اور آپ نے انتخابات لڑنے کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ آپ نے لادینی نظاموں کی تقلید میں مسلم لیگ کے مقابل اپنے خود ساختہ صالحین کی پارٹی کھڑی کی۔ حالانکہ آپ اعتقاداً یہ مانتے ہیں کہ اسلام میں پارٹی سسٹم ممنوع ہے۔ آپ نے مسلم لیگ کو جو مسلمانوں کی با اقتدار پارٹی ہے زک پہنچانے کے لئے مسلم لیگ حکومت کے مقابلہ میں حزب مخالف قائم کرنے والوں کا ہمیشہ ساتھ دیا۔ ان کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ اور اس طرح جس حکومت کو جس کو آپ مجبوراً اسلامی ملن چکے تھے گرانے کی اپنی پوری کوشش جاری رکھی۔

لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آپ کو انتخابات میں بھی سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔ آپ عملاً شروع ہی سے غلطیوں پر غلطیاں کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اس طرح ملک میں سوائے شرارت اور فتنہ و فساد برپا کرنے کی ناکام کوشش کے آپ کچھ نہیں کر سکے۔ لیکن آخر آپ بھی انسان ہیں اپنی پے بہ پے شکستوں نے آپ کو ضرور متاثر کیا ہے۔ اور اب پھر اپنے نظریات کی خامیوں کا احساس آپ کو ہونے لگا ہے۔ چنانچہ اب آپ کو تعلق باللہ اور دنیا پر آخرت کو مقدم رکھنے کا خیال بھی پیدا ہو گیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے جیسا کہ ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں بھی عرض کیا ہے۔ آپ اسلام میں سیاست کے چور دروازہ سے داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے ضرور تھا کہ آپ کو اپنے سیاسی موقف سے حقیقی اسلام کی طرف رجوع کرنے میں تلخ تجربات کا سامنا ہوتا۔ اور آپ بتدریج اسلامی طریق کار کا احساس حاصل کرتے۔ قوم کو آپ کے تجربات سے جو نقصانات پہنچے ہیں۔ اور اسلام کے راستہ میں آپ کی خود ساختہ سیاسی اور لادینی توجیہات سے جو روکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کی کسی قدر تلافی تو اب اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ آپ اپنی تصنیفات کے اکثر حصہ کو نذر آتش کر دیں۔ اور احدیت کو اختیار کر لیں۔ مگر جو کچھ آپ نے تعلق باللہ اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کے متعلق کہا ہے۔ وہ اتنا سطحی ہے کہ ہمیں امید نہیں ہے کہ آپ ہماری دعوت کو قبول کریں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے تعلق باللہ کے متعلق فرمایا ہے۔ اور جو کچھ اس کے حصول کے لئے طریق کار بتلایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک تعلق باللہ کا صحیح مفہوم آپ پر واضح نہیں ہوا۔ ابھی تک آپ "تعلق باللہ" کے متعلق "خیال" تک ہی شاید پہونچے ہیں۔ آپ پر ابھی یہ واضح نہیں ہوا۔ کہ تعلق باللہ ایک حقیقت ہے اسی طرح کی ایک حقیقت جس طرح سورج کے چڑھنے سے آنکھیں اپنی بینائی کی حقیقت کو محسوس کرتی ہیں۔ جب تک آپ کی روحانی بینائی کی حس اس طرح بیدار نہیں ہوگی۔ کہ وہ روحانی سورج کی شعاعیں محسوس کرنے لگے گی۔ آپ کو تعلق باللہ کا حقیقی عرفان حاصل نہیں ہو سکتا۔ بے شک آگ گرمی پہونچاتی ہے۔ مگر محض آگ کا خیال اور آپ کے جسم میں گرمی محسوس کرنے والی حس کی موجودگی گرمی نہیں پہونچا سکتی۔ جب تک ہم آگ کے نزدیک جاکر اس کی گرمی محسوس نہ کریں اس وقت تک ہمارے جسم میں گرمی محسوس کرنے والی حس بھی بے کار ہی رہے گی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب تک آپ سیاست کے ذہر یر میں مقید رہیں گے۔ اس وقت تک خیال کی انتہائی طاقت بھی آپ کو تعلق باللہ کی گرمی کا احساس نہیں دلا سکتی۔ یہ کوئی صوفیانہ نقلی نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی زندگی کا بنیادی اصول ہے۔ اسلام کی بنیاد اس ما بعد الطبیعاتی حقیقت پر ہے کہ اللہ تعالےٰ "ہے" نہ کہ اللہ تعالےٰ ہونا چاہیئے جو صرف عقلیت کا منتہا ہے دین کا منتہا نہیں ہے عقلیت علم الیقین کو چھو کر ختم ہو جاتی ہے۔ دین حق الیقین کے بغیر منتہی نہیں ہوتا۔ بے شک تعلق باللہ علم الیقین سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے کہ مودودی صاحب سیاست کی بھول بھلیاں میں اتنے پھنسے ہوئے ہیں کہ ابھی وہ اس درجہ پر بھی نہیں پہونچے۔ آپ کو چاہیئے کہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی زندگی کا مطالعہ غور سے کریں۔ کہ وہ کس طرح ان بھول بھلیوں سے نکل کر حق الیقین کے درجہ پر پہونچے تھے۔

آخر میں ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ اب تک اپنے غلط طریق کار کی وجہ سے جو ٹھوکریں انہوں نے کھائی ہیں۔ وہ ان کی روحانی حس کو بیدار کرنے میں ممد و معاون ہوں۔ اور آپ تعلق باللہ کا صحیح ادراک حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ اور آپ کو اس زمانہ کے امام کی شناخت کی توفیق ملے۔ آمین

پاکستان سب فرقوں کے لئے یکساں ہے

ہم نے ایک دوسری جگہ معاصر ہفتہ وار "در نجف" سیالکوٹ کا ایک افتتاحیہ نقل کیا ہے۔ اس میں وہ آواز سنائی دے رہی ہے۔ جو شیعہ جیسی اہم اقلیت جماعت کی طرف سے مودودی صاحب اور دوسرے اہل سنت والجماعت کہلانے والی جماعتوں کی حنفی فقہ کے مطابق حکومت کا دستور بنانے کی کوششوں کے برخلاف بلند ہو رہی ہے

ہم خود اصولاً حنفی فقہ کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ اسکو ناقابل ترمیم نہیں سمجھتے۔ مگر پاکستان جیسے ملک میں جہاں اسلام کے مختلف فرقے آباد ہیں کسی ایک فرقہ کی فقہ کو اقتدار کی کرسی پر متمکن کرنے کی کوشش کرنا ہمارے نزدیک ملک میں شرارت اور فتنہ و فساد کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ہر فرقہ جس فقہ کو وہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ اسکو حق سمجھتا ہے۔ اور وہ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ملکی قانون ایسا بنایا جائے جس میں ایک خاص فرقے کی فقہ کو تو حکومتی اقتدار حاصل ہو۔ اور باقی فرقوں کے طریق کار کو محض استثنائی مقام حاصل ہو اسلام کے بنیادی اصول جن پر تمام فرقے متفق ہیں ایک اسلامی حکومت کی دستوری بنیاد بننے کے لئے کافی ہیں ہمارے خیال میں پاکستان جیسے ملک میں صرف ایسا دستور ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو ان وسیع اصولوں کے مطابق بنایا جائے۔ بلکہ تمام اسلامی دنیا اگر اس نظریئے کے مطابق اپنے اپنے ملک کا دستور بنائے تو باہمی فرقہ وارانہ کشمکش صفر کے درجہ پر پہونچ جائے گی۔ اور یہ ملک اسلامی اصولوں کے مطابق اخلاقی، تمدنی، اور معاشرتی ترقی کے راستہ پر گامزن ہو جائیں گے۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی تبلیغ و اشاعت

چوتھی سالانہ کنونشن ۔ اشاعت و تقسیم لٹریچر ۔ دورے لیکچرز اور خاص جلسے

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ اگست ۔ ستمبر ۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء

از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر ایم ۔ اے مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امریکہ مشن کو سالِ حالی کی دوسری سہ ماہی میں تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں جن امور کی سرانجام دہی کی توفیق ملی ہے ان کا مختصر ذکر احباب کے علم اور دعا کی غرض سے پیش ہے۔

چوتھی سالانہ کنونشن

امریکن احمدیوں کی چوتھی سالانہ کنونشن یکم و ۲ ستمبر کو کلولینڈ میں منعقد ہوئی ۔ امسال حاضری ۲۰۰ کے قریب رہی ۔ جو گذشتہ سال سے زیادہ ہے ۔ کنونشن کے پروگرام میں پچھلے سال کی کارگزاری پر محاسبہ اور آئندہ سال کے پروگرام پر غور و خوض کے علاوہ تربیتی تقاریر بھی شامل تھیں ۔ آئندہ کنونشن ڈیٹن میں کرنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ جہاں پر ایک مخلص احمدی خاندان نے اپنی کچھ زمین اس غرض کے لئے وقف کی ہے کہ اس پر ایک مسجد تعمیر کی جائے ۔ ارادہ ہے کہ آئندہ کنونشن پر اس مسجد کی تعمیر شروع کر دی جائے ۔ و باللہ التوفیق ۔ کنونشن کی تفصیلی رپورٹ الگ پیش کی جا چکی ہے۔

اشاعت

یوں تو مسجد فضل امریکہ کے ذریعہ سے اور امریکن مشنوں کے توسط سے لٹریچر ملک کے مختلف اطراف میں پہونچتا رہتا ہے ۔ مگر اس سہ ماہی میں خاص طور پر ملک کی تیس بڑی بڑی لائبریریوں میں تفسیر القرآن انگریزی جلد اول و دوم کے نسخے رکھوائے گئے جس کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۵۲۵ ڈالر کا عطیہ مرحمت فرمایا ۔ ان لائبریریوں کی طرف سے اس تحفہ پر شکریہ کے خطوط موصول ہوئے ہیں ۔ کئی لوگوں نے لائبریریوں میں یہ لٹریچر دیکھ کر مزید معلومات کی خواہش کی ۔ اس سے قبل کتاب احمدیہ موومنٹ اِن اسلام اور انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن قریباً دو سو لائبریریوں میں بھجوائی جا چکی ہے ۔ یہ ذریعہ تبلیغ اب تک بہت مفید ثابت ہوا ہے ۔ اور اگر احباب زیادہ سے زیادہ کتب کے لائبریریوں میں رکھوانے کی مہم میں اعانت فرمائیں ۔ تو یہ صدقہ جاریہ ان کے لئے اعلےٰ اجر کا موجب ہوگا۔

(۲) عرصہ زیر رپورٹ میں کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام کی طباعت تکمیل کو پہونچی فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کتاب کے امریکن ایڈیشن کے لئے خاص طور پر دیباچہ رقم فرما کر مفتخر فرمایا ہے ۔ اس وقت کتاب کی جلد بندی ہو رہی ہے ۔ اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ نومبر کے آخر تک شائع ہو سکے گی۔

(۳) اس کتاب کے علاوہ ٹریکٹ Why I believe in Islam کا تیسرا امریکن ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں مزید شائع کی گئی ۔ یہ ٹریکٹ امریکہ کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی مقبول ہوا ۔ اور سیلون ۔ بورنیو ۔ سوئٹزرلینڈ ۔ ہالینڈ سکاٹ لینڈ ۔ سپین اور فلسطین سے خاص طور پر اس کی مانگ آئی۔

(۴) ایک اور ٹریکٹ My Faith مصنفہ محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب عرصہ زیر رپورٹ میں چھپنے کو دیا گیا ۔ سہ ماہی کے آخر میں یہ ٹریکٹ چھپ چکا ہے ۔ اور اب اس کی تقسیم شروع ہے

(۵) عرصہ زیر رپورٹ میں مسلم سن رائز کے آئندہ پرچہ کی ادارت کر کے چھپنے کے لئے بھجوایا گیا۔

(۶) اس سہ ماہی میں احمدیہ گزٹ کا ایک نمبر بھی شائع ہوا

مسجد فضل امریکہ

مسجد فضل امریکہ کی مساعی اور شہرت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے عرصہ زیر رپورٹ میں حسب معمول اضافہ ہوا ۔ کئی پاکستانی طلباء اور افسران واشنگٹن سے گزرتے ہوئے مسجد میں آئے ۔ جہاں ان کی تواضع کی گئی ۔ اور جماعت کی مساعی سے روشناس کیا گیا عید الاضحیہ کے موقعہ پر ایک خاص دعوت کا اہتمام کیا گیا ۔ جس میں حسن اتفاق سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شریک ہوئے ۔ اور حاضرین کے سوالات پر مختلف اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی ۔ مقامی مشن کی ہفتہ میں تین میٹنگیں باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہیں ۔ اس سہ ماہی میں ممبران کا کتاب "احمدیہ موومنٹ اِن اسلام" کا امتحان لیا گیا۔

خاص جلسے

اس سہ ماہی میں کیمڈن میں ایک خاص جلسہ کیا گیا جس میں واشنگٹن کے ممبران بھی شامل ہوئے ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس شہر میں ایک نیا مشن برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کی مساعی سے قائم ہو چکا ہے ۔ خدا تعالےٰ اسے استحکام اور ترقی بخشے۔

پریس کے ساتھ تعلقات

(۱) سابقہ سہ ماہی میں ٹائم میگزین کو اس کی بعض غلط بیانیوں پر تفصیلی خط کے ذریعہ توجہ دلائی گئی تھی عرصہ زیر رپورٹ میں ان کی طرف سے اس کا جواب موصول ہوا ۔ جس پر انہیں جواب الجواب لکھا گیا۔

(۲) اس میگزین میں ایک اور مضمون عرصہ زیر رپورٹ میں شائع ہوا جس کی غلط بیانیوں پر پھر ایک تفصیلی خط لکھا گیا۔

(۳) سان فرانسسکو کرانیکل نے کیلے فورنیا میں ایک جگہ کی عید الاضحیہ کی تقریب کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا ۔ کہ یہ تقریب اس جگہ پر ادا کی ۔ جہاں امریکہ کی سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوگی ۔ خاکسار نے اخبار مذکور کو خط لکھا ۔ اور شکاگو اور واشنگٹن کی مساجد کی تصاویر بھجوائیں ۔ اس پر ایسوشی ایٹڈ پریس کی طرف سے جن کے حوالہ سے یہ خبر شائع ہوئی تھی جواب موصول ہوا ہے کہ آئندہ یہ غلطی نہ ہوگی

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے انٹرنیشنل پریس ڈویژن نے خاکسار سے انٹرویو کر کے پاکستانی مسلمانوں کے نام پیغام حاصل کیا ۔ جو دوسرے اسلامی ممالک کو بھی ان کی طرف سے نشر کیا گیا ۔ چنانچہ خاکسار کو عزیزی بالی سے یہ اطلاع ملی کہ وہاں پر بھی یہ بیان سنا گیا۔

(۵) مذکورہ بالا ڈویژن نے آنریبل لیاقت علی خاں صاحب کے ناگہانی حادثہ وفات پر پھر انٹرویو کیا۔

اہم ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی طور پر تبلیغ اور تعلقات کے قیام کے جو مواقع ملے ۔ ان میں سے قابلِ ذکر حسب ذیل ہیں۔

(۱) حکومت اسرائیل کے امریکی سفارت خانہ کے سیکرٹری نے واقفیت ہونے پر لنچ پر بلایا ۔ اس موقعہ پر ان کو تبلیغ کی گئی ۔ اور مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستانی نقطۂ نگاہ کے متعلق بحث کی گئی۔

(۲) ڈاکٹر رالف بنچ جو مسئلہ فلسطین میں یو ۔ این او کی طرف سے ثالث تھے ۔ ان کے ساتھ ملاقات کی تقریب پیدا ہوئی ۔ اس موقعہ پر دو گھنٹے تک تعلیم اسلام اور حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر گفتگو ہوئی ۔ اور لٹریچر پیش کیا گیا۔

(۳) مسٹر جارج حکیم آف لبنان سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق مفید گفتگو ہوئی۔

(۴) سفارت خانہ پاکستان کے بعض افسران کو مسجد میں مدعو کیا گیا ۔ اور جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے واقف کیا گیا ۔ ایک اور افسر کی درخواست پر حقوق نسواں کے متعلق اسلامی احکام کے حوالہ جات اور آیات قرآنی لکھ کر دی گئیں۔

(۵) ترکی کے ایک میاں بیوی امریکن دوستوں کے ساتھ مسجد میں آئے ۔ جنہیں تبلیغ کی گئی۔

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو مندرجہ ذیل مقامات پر مختلف امور کے سلسلے میں جانا پڑا ۔ شکاگو ۔ ڈیٹن ۔ رائن ۔ کلولینڈ ۔ پٹس برگ ۔ نیویارک دو دو دفعہ اور ملواکی ۔ کیمڈن ۔ ینگس ٹاؤن اور ڈیٹرائٹ ایک دفعہ

ان دوروں میں اندازاً سات ہزار میل کا سفر کیا گیا ۔ زائن سٹی میں دو مرتبہ ڈاکٹر ڈوئی کے موجودہ جانشین سے انٹرویو کیا ۔ اور مفید معلومات حاصل کیں ۔ جن کے متعلق انشاء اللہ تعالےٰ علیحدہ الفضل میں لکھنے کا ارادہ ہے ۔ و باللہ التوفیق

امور عامہ

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں سپین میں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کی اشاعت پر پابندی کے خلاف پھر حکومت سپین کو امریکن احمدیوں کی طرف سے توجہ دلائی گئی۔

(۲) انڈونیشیا میں شائع ہونے والی ایک کتاب میں احمدیت کے متعلق بعض نا درست امور چھپنے پر سفیر انڈونیشیا متعینہ امریکہ اور پرائم منسٹر حکومت انڈونیشیا کو خطوط لکھے گئے

ڈاک

امریکہ مشن کے مرکزی دفتر سے روانگی ڈاک عرصہ زیر رپورٹ میں ۶۲۵ رہی

نو مبائعین

اس سہ ماہی میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۷ کس بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے خدا تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے ۔ آمین

حلقہ نیویارک

اس حلقہ میں بوسٹن ۔ ہارٹ فورڈ ۔ نیویارک کیمڈن ۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

سرزمین ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۱ء

بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہم تقاریر

تیسرے روز کے پہلے اجلاس کی روئداد

مرتبہ: شیخ محمد احمد پانی پتی

تقریر مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز کا پہلا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سیشن جج شروع ہوا۔ سب سے پہلے جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر نے "اسلامی عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہمارے مخالف" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتلایا۔ کہ عقیدہ جس کی جمع عقائد ہے۔ اس خیال کو کہتے ہیں جس پر انسانی دل مطمئن ہو۔ اور جس میں کسی قسم کا تزلزل واقع نہ ہو۔ دین اسلام نے جن عقائد کو مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ وہ عقائدِ اسلام کہلاتے ہیں۔ اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یوں تو ہر ارشاد نبوی واجب الاطاعت ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی پاک کتاب اور اس کے پاک رسولؐ نے اصولی طور پر کچھ عقائد بیان فرمائے ہیں جن کو ماننے سے انسان مسلمان ہوتا ہے ورنہ کافر۔

قرآن مجید اسلامی عقائد کے لئے بطور بنیاد کے ہے

اسلامی عقائد کی بنیاد خدا تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن مجید پر ہے۔ جس کے صحیح ہونے میں تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ احادیث میں اختلاف ہے۔ لیکن قرآن مجید پر ہر مسلمان کہلانے والا اتفاق رکھتا ہے۔ یوں بھی قرآن مجید کے سوا مسلمانوں کے درمیان کوئی چیز بطور حکم کے موجود نہیں ہے۔ قرآن کریم اسلامی عقائد کے لئے بطور بنیاد اور بطور اصول کے ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ احادیث کا انکار کر دینا چاہیئے۔ لیکن عقیدہ جس پر انسانی نجات منحصر ہے۔ اس کی بنیاد قرآن مجید پر ہی ہے۔ یہی وہ صحیح مسلک ہے۔ جس پر تمام علمائے سلف چلتے چلے آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے مخالفوں کے سامنے اسی اصل کو پیش کیا ہے۔ کہ ہمارے اختلافات کے درمیان قرآن مجید ہی بطور حکم ہے۔ اور قرآن مجید ہی اس امر کا صحیح فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ ہمارے عقائد اسلام کے مطابق ہیں یا تمہارے آپ نے واضح الفاظ میں بار ہا فرمایا ہے۔ کہ جس عقیدہ کی اساس قرآن مجید پر ہو گی۔ وہی عقیدہ صحیح اسلامی عقیدہ ہو گا۔ لیکن جس کی بنیاد قرآن مجید پر نہ ہو گی۔ وہ کسی صورت میں بھی صحیح عقیدہ کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ ماننے والے علماء اس کو حکم کس طرح مان سکتے ہیں؟

ہمارے مخالف علماء زبان سے تو اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ کہ ان کے سب عقائد کی بنیاد قرآن مجید پر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ بھی ٹھیرا دیتے ہیں۔ اور اپنے عمل سے اس بات کو ثابت کر دیتے ہیں۔ کہ ان کو قرآن کریم پر پوری طرح ایمان نہیں ہے اور وہ اپنے عقائد کی بنیاد کلی طور پر قرآن مجید پر نہیں رکھتے عقیدہ ایک بڑی طاقت ہے۔ مسلمانوں کے اندر جو تشتت و افتراق اور بے عملی کی روح نظر آتی ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ صحیح عقائد سے محروم ہیں۔ اگر ان کو صحیح عقائد میسر آتے۔ تو ان کی یہ حالت پراگندگی کی نہ ہوتی۔ چنانچہ ان مسلمانوں کو خود اس بات کا اعتراف ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ خبر دی تھی۔ کہ امت محمدیہ پر بھی وہی زمانہ آنے والا ہے۔ جو یہود پر آ چکا تھا۔ اور تہتر فرقوں کا ذکر کر کے فرمایا۔ کلھم فی النار الا واحدۃ تو صحابہ رضؓ نے عرض کیا تھا۔ کہ یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہو گا۔ تو اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ ما انا علیہ و اصحابی یعنی وہ فرقہ انہی عقائد کو اختیار کرے گا۔ جو میرے اور صحابہؓ کے ہیں

اسلام کے پانچ بڑے اصول

ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے عقائد غلط ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ دعویٰ کرتی ہے۔ کہ وہ اسلامی عقائد کو زندہ کرنے کے لئے آئی ہے۔ اس کے فیصلہ کے لئے سب سے پہلے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ قرآن مجید نے اسلام کی بنیاد کن عقائد پر رکھی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمومنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ (سورہ بقرہ)

اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولٰکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والکتب والنبیین واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمی والمساکین وابن السبیل والسائلین و فی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ۔

ان دونوں آیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے پانچ اصول ایسے ہیں۔ جن کو ماننا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہر مسلمان یہ کہتا ہے۔ کہ میں ان تمام باتوں پر ایمان لاتا ہوں۔ لیکن یہ فیصلہ کہ کون ان کو سچے دل سے مانتا ہے۔ اور کون نہیں اس طرح کیا جا سکتا ہے۔ کہ دیکھا جائے کہ اسلام کے عقائد کا انسان کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے

اسلامی عقائد کے اثرات و نتائج

اسلامی عقائد اپنے ساتھ کچھ اثرات اور نتائج رکھتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ عقائد صحیح طور پر تسلیم کئے گئے ہیں یا نہیں۔

(۱) پہلا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اسلامی عقائد کو صحیح طور پر ماننے سے پاکیزگیٔ نفس پیدا ہوتی ہے۔ اور زندگی میں ایک بڑا انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ انسان کا دل پاک ہے یا نہیں اور اس کے اندر للّٰہیت پیدا ہے یا نہیں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے۔ کہ آیا وہ شخص خدا کے دین کی تبلیغ بھی کرتا ہے یا نہیں اور اس کے اندر یہ جوش بھی ہے یا نہیں کہ وہ اپنے گمراہ بھائیوں کو ہدایت کی طرف واپس لائے۔

صحیح اسلامی عقائد کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ وہ مخالفین اسلام کے عقائد پر غالب آتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ان اثرات کی روشنی میں اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ ہمارے مخالف صحیح طور پر اسلام کے عقائد کو مانتے ہیں یا ہم

اگرچہ وہ تعداد میں جماعت احمدیہ سے بہت ہی زیادہ ہیں۔ مگر وہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے میں سب سے پیچھے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان میں یہ روح ہی نہیں پائی جاتی۔ وہ خود مانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد مخالفین اسلام کے عقائد پر غالب نہیں آتے۔ اور اپنی عقائد کی کمزوری کی وجہ سے مذہب اسلام کی تبلیغ کے لئے ان میں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگرچہ جماعت احمدیہ تعداد میں تھوڑی سی ہے۔ لیکن وہ تمام دنیا پر چھائی ہوئی ہے۔ اور اس کے عقائد تمام مذاہب کے عقائد پر غالب ہیں۔ عیسائیوں اور آریوں سے مناظروں میں خود مسلمان خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ کہ احمدی ان کی طرف سے جواب دیں۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ مصر میں ایک دفعہ امیر شکیب ارسلان کے ایک مضمون کی وجہ سے یہ تحریک اٹھی کہ وہ بھی احمدیوں کے مقابلہ میں غیر مسلموں میں تبلیغ کریں۔ اس پر ہم نے اپنے رسالہ "البشریٰ" میں لکھا۔ کہ یہ ہے تو خوشی کی بات۔ لیکن ہمیں بتایا جائے کہ کن عقائد کے برتے پر دوسروں کا مقابلہ کریں گے۔ اور ان کے وہ کونسے عقائد ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ دوسروں پر غالب آئیں گے۔ کیا قتل مرتد کے عقیدہ کے بل بوتہ پر۔ کیا اس عقیدہ پر کہ خدا کی وحی بند ہو گئی۔ کیا اس عقیدہ کی بنا پر کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے۔

ایمان بالرسل کی پانچ شقیں

جناب مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ میں پانچ ارکان اسلام میں سے صرف ایک یعنی ایمان بالرسل کا ذکر کرتا ہوں۔ اسکی پانچ شقیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

تمام قوموں میں انبیاءؑ آئے

(۱) ہماری جماعت مانتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے تمام قوموں میں نبی بھیجے اور اس کے اس عقیدہ کی بنیاد یہ قرآنی آیت ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر لیکن ہمارے مخالف یہ بات نہیں مانتے۔ اور جب حضورؑ نے فرمایا۔ کہ کرشنؑ۔ رام چندر اور بدھ وغیرہ اسی طرح نبی تھے۔ جس طرح حضرت عیسیٰؑ و موسیٰؑ تو مخالفوں نے اس پر ایک شور برپا کر دیا۔

تمام نبی معصوم ہیں

(۲) ہم تمام نبیوں کو معصوم مانتے ہیں۔ منہ سے تو ہمارے مخالف بھی یہی کہتے ہیں۔ لیکن ان کی تفاسیر کھول کر دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان میں انبیاءؑ کی معصومیت پر زبردست حملے کئے جاتے ہیں۔

حضرت آدمؑ کے متعلق نہایت بے سروپا باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرف جھوٹ منسوب کئے جاتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام پر نہایت ہی شرمناک بہتان باندھے جاتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے شیش محل اس لئے بنایا تھا۔ تاکہ وہ بلقیس کی پنڈلیوں کے بال دیکھ سکیں۔ حضرت داؤد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۹۹ بیویاں کر رکھی تھیں۔ ایک شخص کی بیوی پر ان کی نگاہ پڑ گئی۔ تو اس کو بھی اپنی بیوی بنانے کے متعلق سوچنے لگے۔ اور تو اور انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہ چھوڑا اور حضرت زینبؓ کے تعلق میں آپ کے متعلق انتہائی شرمناک روایات تفاسیر میں درج کر دی ہیں۔

اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر روحانی طور پر ہر نبی کی عصمت کو قائم کر کے اس کو زندہ کر دیا۔

تمام نبی فوت ہو گئے

(۳) تمام نبی اپنے مقصد نبوت کو پورا کرنے کے بعد واصل بحق ہو گئے۔ چنانچہ قرآن مجید اس بات کی تائید کرتا ہے۔ فرماتا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ سب نبی وفات یافتہ

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریر

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام ۹ جنوری ۱۹۵۲ء کو ایک بج کر چالیس منٹ بعد دوپہر کالج سٹاف روم میں ڈاکٹر عبادت بریلوی ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی سینئر لیکچرار شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی "اردو تنقید پر ایک نظر" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھیں گے۔ انشاء اللہ۔ ڈاکٹر محمد باقر ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی صدارت فرمائیں گے۔ اصحاب ذوق سے شرکت کی التماس ہے۔

المعلن: محمد علی معتمد بزم اردو

لیکن ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بجسدہ العنصری آسمان پر بیٹھے ہیں لیکن نبیوں کی بعثت کا یہ خاصہ ہے کہ جس کے وارث ہوں گے بعد وہ وفات یافتہ ہو جاتے ہیں۔ اگر اس میں کوئی استثناء کیا جائے تو ایمان بالرسل کی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان تاقیامت جاری ہے

۴-۵- رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو محمدؐ ماننا بغیر یہ عقیدہ رکھنا کہ پہلے انبیاء بھی آپ سے فیض لیتے آئے ہیں اور آئندہ نبی بھی آپ سے فیضیاب ہوں گے محمدؐ کیلئے ضروری ہے کہ احمد بھی ہو تا وہ مقام محمدیت کو اجاگر کر سکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کی حقیقی شان کو قائم کرے۔

ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ امت میں سے تو کوئی نبی نہ ہو۔ ہاں اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی آ جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ آپؐ کی قوت قدسیہ کی وجہ سے آپؐ کا آئندہ فیضان جاری ہے اور آپ کی امت میں سے نبی آ سکتے ہیں لیکن باہر سے کوئی نبی آنے میں آپؐ کی بڑی ہتک ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ وہی جماعت ارکان اسلام پر صحیح طور پر ایمان لانے والی ہو سکتی ہے جو اسی طرح عقائد پر ایمان لائے جس طرح قرآن مجید میں ہے۔ ان اوپر کی مثالوں سے واضح طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ اسلامی عقاید کو صحیح طور پر اور اصولی طور پر جماعت احمدیہ ہی مانتی ہے نہ کہ اس کے مخالف۔

تقریر مولوی جلال الدین صاحب شمس

مکرم مولینا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے "جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی" کے موضوع پر تقریر فرمائی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں

آپ نے فرمایا کہ سورہ فتح کی آخری آیات میں اللہ تعالے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا بیان فرمایا ہے۔ ایک بعثت جلالی اور ایک بعثت جمالی۔ بعثت جلالی ان آیات سے ظاہر ہوتی ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اور بعثت جمالی ان آیات سے کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار

ان آخری آیات میں بتایا گیا ہے کہ اس کی جماعت پودے کی طرح تدریجی ترقی کرے گی۔ منشاً کے لفظ سے یہ بتایا گیا ہے کہ اصول تو موجود ہوں گے لیکن ان کی سبزی اور تر و تازگی جاتی رہے گی۔ لیکن پھر مسیح محمدی کے ذریعہ سے ان میں روئیدگی پیدا ہو گی۔ کونپلیں اور پھول پتے نکلیں گے اور مخالف اس پودے کو دیکھ کر حسد سے جل مریں گے۔

جماعت کی مختصر تاریخ

ان ابتدائی تمہیدی کلمات کے بعد آپ نے سنہ وار جماعت کی تاریخ بیان کرنی شروع کی۔ جو مختصر طور پر درج ذیل ہے۔

مارچ ۱۸۸۲ء کو ماموریت کا الہام ہوا۔ آپ نے اشتہارات کے ذریعہ لوگوں کو اس کی خبر تو دیدی لیکن بیعت نہ لی

مارچ ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں بیعت لی جس میں پہلے روز کی بیعت میں صرف چالیس آدمی شریک تھے۔ سب سے پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ نے بیعت کی۔ اس طرح سے ۱۸۸۹ء میں ایک بہت چھوٹی سی جماعت بڑے عزم سے کھڑی ہوئی کہ اسے اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنا ہے۔

۱۸۹۰ء میں آپ نے یہ انکشاف فرمایا کہ جو مسیح اور مہدی آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اس دعویٰ سے مخالفت کا ایک طوفان برپا ہو گیا سینکڑوں کفر کے فتوے آپ پر لگائے گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اسی غرض سے تمام ہندوستان کا دورہ کر کے مولویوں سے کفر کے فتوے حاصل کئے۔ اس طرح خدا تعالے نے مخالفوں کے ہاتھوں آپ کا نام تمام ہندوستان میں مشہور کرا دیا۔ اگر حضورؑ خود کوشش کرتے تو نہ معلوم کتنے عرصہ میں آپ کا پیغام دنیا میں پہنچتا۔

۱۸۹۳ء میں آتھم سے مباحثہ ہوا جو پندرہ روز تک رہا۔ ان مناظرات میں آپ نے کچھ اصول بیان فرمائے جن کا طبائع پر اچھا اثر پڑا۔

ایک اصل آپ نے یہ بیان فرمایا کہ کوئی دعوےٰ اس وقت تک قابل قبول نہیں ہو سکتا جب تک اس کی الہامی کتاب اس کو خود بیان کرے اور نہ صرف یہ کہ دعویٰ ہی کرے بلکہ اس کی دلیل بھی ساتھ ہی دے۔ اس اصول سے اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ قائم ہو گیا کیونکہ صرف اسلام ہی ہے جو اس اصول کو پورا کرتا ہے اور کوئی مذہب نہیں۔

مسلمانوں کو آپ نے یہ بتلایا کہ قرآن مجید میں کوئی آیت ناسخ و منسوخ نہیں اور ہمارے درمیان اختلافات کے لئے اگر کوئی حَکم ہو سکتا ہے تو صرف قرآن مجید۔

۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں ۷۵ احباب شریک ہوئے۔

۱۸۹۲ء کے جلسہ میں ۳۲۷ کی حاضری تھی۔

۱۹۰۷ء کے جلسہ میں دو ہزار کی حاضری تھی۔

۱۹۱۳ء کے جلسہ میں تین ہزار اشخاص شریک ہوئے۔ آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی گئی اور ۱۹۲۸ء کے جلسہ میں تیس ہزار احباب شریک ہوئے (اب بھی خدا تعالے کے فضل سے تیس ہزار سے زیادہ اصحاب جلسہ میں آئے)

۱۸۹۴ء میں کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔

۱۸۹۵ء میں باوا نانک صاحبؒ کے متعلق انکشاف ہوا کہ وہ مسلمان تھے۔

۱۸۹۶ء میں آپ نے علماء اور سجادہ نشینوں کو دعوۃ مباہلہ دی۔ جلسہ مذاہب عالم کا نشان ظاہر ہوا۔ ضمیمہ انجام آتھم میں تین سو تیرہ صحابہ کی فہرست شائع فرمائی۔

۱۸۹۸ء میں حضرت مسیحؑ کے کشمیر میں آنے اور یہیں فوت ہونے کا انکشاف فرمایا۔

۱۸۹۶ء میں اعجاز المسیح والا نشان ظاہر ہوا اعجاز احمدی میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو دس ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا۔ اسی سال طاعون کا نشان بھی ظاہر ہوا۔ جس کے نتیجہ میں کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہوئے

۱۹۱۲ء میں لنڈن میں پہلا بیرونی مشن قائم ہوا۔

۱۹۱۳ء میں چودھری فتح محمد صاحب سیال کو انگلستان بھیجا گیا۔

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز سریر آرائے خلافت ہوئے اور جماعت دو ٹکڑوں میں بٹ گئی۔

۱۹۱۵ء میں ماریشس میں مشن قائم ہوا

۱۹۱۹ء میں امریکہ میں مشن قائم ہوا۔

۱۹۲۱ء میں مغربی افریقہ میں مشن کی بنیاد ڈالی گئی

۱۹۲۴ء میں حضور ایدہ اللہ تعالے نے سفر ولایت اختیار فرمایا۔

۱۹۲۵ء میں دمشق میں مشن کھولا گیا۔

اس کے بعد سے اب تک بیسیوں ممالک میں مشن کھولے جا چکے ہیں۔ اور اس طرح جماعت کو تدریجی ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ جماعت کا قدم آگے ہی کی طرف اٹھتا جا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالے آگے ہی کی طرف اٹھتا جائے گا۔ آپ کی تقریر کے بعد چودھری ظفر اللہ خان صاحب [illegible]

دفاع و استحکام ملکی

"پاکستان میں رہنے والے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ملکی حفاظت و اسلامی تنظیم کیلئے بیحد آمادہ رہے۔ باہمدگر حقارت و منافرت کے جذبات کو بنظر حقارت دیکھے۔ کیونکہ جب ہم نے یہ تصور کیا کہ پاکستان آزاد ہے اور ہم آزادی کی راہ پر چل رہے ہیں تو ہمارا فرض ہو گیا کہ آزاد خیال اور وسیع نظر ہوں۔ آزاد اور محکوم میں یہ فرق ہے کہ آزاد لوگ بلند نظریہ رکھتے ہیں اور محکوم ہمیشہ تنگ نظر واقع ہوتے ہیں۔ حیثیتِ پاکستان کی پوزیشن کے یہ خلاف ہے کہ وہ قدم قدم پر فرقہ داری کے سوالات پیدا کر کے ملکی استحکام میں رخنہ اندازی کریں۔ لیکن اس آزادی اور بلند نظری کے یہ معنے نہیں ہیں کہ حقائق حق یا تحقیق علمی کا دروازہ بند کر دیا جائے۔ اس میں کلی ہر ایک مسلمان کو آزاد ہونا چاہیئے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اہل اسلام کے خیالات کو محدود رکھنا چاہتا ہے اور یہ بہت بڑی خود غرضی ہے اور اسی خود غرضی نے عوام کے خیالات کو مقید نہیں رہنے دیا۔ اسلام میں اللہ تعالے نے ایک خاص شرف و وسعت فرمایا ہے یعنی صاف صاف فرما دیا ہے کہ دین حق میں کوئی جبر واکراہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہدایت اور گمراہی صاف صاف ظاہر کر دی گئی ہے۔ قرآن کریم نے بعض مقامات پر انسانی آزادی کا نقشہ نہایت ہی پاک پاکیزہ الفاظ میں کھینچا ہے کہ ہم نے تو انسان کیلئے راہیں کھول رکھی ہیں۔ ان کے بعد خواہ وہ صراط مستقیم پر چلیں خواہ گڑھے میں گریں۔ جبراً کسی کو گھسیٹ کر ایک طرف لانا اسلام کے قانون میں داخل نہیں۔ قدیم سے آجتک مسلمانوں سے یہ مرض رفع نہیں ہؤا۔ ہر ایک انسان اپنے خیالات کا مالک و مختار ہے کیوں کسی کے ضمیر کو مقید یا اپنے ماتحت لانے کی سعی پیہم کی جائے۔ ہم خوش ہیں کہ مصر۔ ایران ترکیہ وغیرہ کی طرح ایک اسلامی ملک پاکستان بھی موجودات عالم میں ظہور پذیر ہؤا جو دوسرے ممالک اسلامیہ کے وسیع اور طول و عرض ہے۔ لیکن اس پر فخر و مباہات کا وقت وہی ہو گا جب یہاں کے بسنے والے مسلمان بلند خیالی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔

فی الحال یہاں کے عوام تو بے شک ایسے ہی ہوتے جا رہے ہیں جیسا کہ آزاد ملک کی شان ہو لیکن ان کے پیش رو کسی نامعلوم وجہ کے ماتحت عہد ماضی سے بھی زیادہ تنگ خیال ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ سنی، وہابی وغیرہ وغیرہ کی منافرت میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اگر اس کا پس منظر کچھ اور ہے تو ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ پاکستان بیرونی ممالک کی بدنامیوں سے محفوظ رہے۔ کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے بعض لوگ غلط پروپیگنڈا میں مبتلا ہیں بلکہ کوشش یہ کر رہے ہیں کہ شیعہ اقلیت کو تکلیف میں مبتلا کر کے یہ ثابت کیا جائے کہ پاکستان کا مطلب صرف مذہب کشیعہ کو کچل دینا ہے۔ بہر حال حکومت عوام کو سب سے اول ملک پر ملکی استحکام و دفاع پر توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اس قسم کی شرارت کا پھیلانا اگر شیعہ کے لئے مضر ہے تو سنیوں کے لئے بھی مفید نہیں۔

اور آج پاکستان کی فضا میں اس قسم کے جھگڑوں اور جنگ زرگری کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے"

(راجپوت گزٹ سیالکوٹ یکم جنوری ۱۹۵۳ء)

درخواست دعا مکرم مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی جلسہ سالانہ سے بوجہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حب اٹھرا (جسٹرڈ)۔ اسقاط حمل کا مجرب علاج:- فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ مکمل خوراک گیارہ تولہ پونے چودہ روپے:- ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

(بقیہ صفحہ ۴)

اور بالٹی مور وغیرہ مشن شامل ہیں۔ انچارج حلقہ ہذا برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"حلقہ نیویارک بفضلہ تعالےٰ آہستہ لیکن باقاعدہ ترقی کی طرف قدم لے رہا ہے۔ گذشتہ تین ماہ میں تبلیغی، تربیتی و تعلیمی تمام پہلوؤں کو مناسب توجہ دی جارہی ہے۔ نومسلموں سے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے حلقہ کی تمام جماعتوں کا خود بھی دورہ کیا ہے اور ممبران کو بھی اکیلے اور پارٹیوں میں قریب کے مقامات کے احمدیوں کو ملنے بھیجا جاتا رہا۔ حلقہ سے باہر کے مقامات کا ملکی پیمانہ پر تبلیغ کے سلسلہ میں اکیلے اور دوسرے مبلغین کی معیت میں دورہ کیا گیا۔ ان مقامات مثلاً واشنگٹن۔ فلاڈلفیا۔ کلیولینڈ۔ اکرون نیگس ٹاؤن۔ پٹس برگ۔ ڈیٹن۔ شکاگو وزائن سٹی میں سے بعض نیویارک سے ایک ہزار میل دور فاصلہ پر ہیں۔

تربیت وتعلیم کے لئے جماعت نیویارک شہر کے لئے روزانہ نماز فجر باجماعت کا انتظام رہا۔ ہفتہ کی تین میٹنگز میں اسباق قاعدہ، قرآن کریم ونماز دئیے جاتے رہے۔ اسی طرح باسٹن۔ ہارٹ فورڈ اور کیمڈن میں میرے جانے پر زیادہ اور میری غیر حاضری میں ہفتہ میں دو میٹنگز ہوتی رہیں۔ اکثر ممبران اب ادائیگی نماز میں باقاعدہ ہیں۔ اس کے علاوہ سوانح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیباچہ قرآن کریم انگریزی ورسا پڑھائے گئے۔ ممبران کو قرآن کریم یا کوئی ایک کتاب ہر وقت زیر مطالعہ رکھنے کی ترغیب دی گئی۔ ایک درجن کے قریب ممبران آسانی سے قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں اور بعض نے کئی رکوع زبانی یاد کر لئے ہیں۔

اس عرصہ میں امریکہ کی جماعتوں کی کلیولینڈ میں سالانہ کنونشن ہوئی۔ یہ مقام نیویارک سے آٹھ صد میل دور ہے۔ حلقہ نیویارک سے آٹھ ممبران اس میں شریک ہوئے اور کنونشن کی کارروائی میں خاص دلچسپی لی۔

خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماءاللہ کے اجلاس ہوتے رہے اور بفضلہ تعالےٰ انظیمیں بھی ترقی پر ہیں۔

تبلیغ کے سلسلہ کا سہ ماہی یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس کے علاوہ ہفتہ وار اور دوسرے مواقع پر کچھ ممبران باقاعدہ تبلیغ کرتے رہے۔ پانچ ہزار پمفلٹ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر Why I believe in Islam آٹھ سو کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔ اس کے علاوہ کئی درجن کتب سلسلہ و قرآن کریم انگریزی پبلک میں پہنچائے گئے۔

اس عرصہ میں اس حلقہ میں نو افراد بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔ اور چھ کی بیعت سے ایک نئے شہر میں جماعت قائم ہوئی الحمدللہ! اس نئی جماعت کے قیام میں ممبران جماعت نیویارک نے بہت محنت کی اور بار بار اس شہر میں جاتے رہے۔

امریکہ میں مذہب میں دلچسپی لینے والے لوگوں کی بھی ایک خاص تعداد ہے۔ ایسے لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے گرجوں کے بانتظم طور پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ دو درجن کے قریب مختلف قسم کے لوگوں میں اسلام پر تقریریں کرنیکا موقعہ ملا بعض افراد بعد میں وضاحت کے لئے آتے رہے اور گھنٹوں گفتگو کی۔ ایک موقعہ پر یہ گفتگو آٹھ گھنٹے جاری رہی۔

تقریبات و دعوتیں

اس عرصہ میں کیمڈن شہر میں ایک خاص پبلک جلسہ کیا گیا جس میں برادرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کو واشنگٹن سے اور مولوی عبدالقادر صاحب کو پٹس برگ سے آنے کی دعوت دی۔ ان کے علاوہ قریب کی چار جماعتوں کے افراد اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کیمڈن جہاں حال ہی میں جماعت قائم ہوئی ہے میں یہ جلسہ اشاعت اسلام کیلئے ایک کامیاب ذریعہ ثابت ہوا اللہ تعالےٰ ہمیں بہتر نتائج سے نوازے۔

دوسری تقریب اس عرصہ میں عیدالاضحیہ کی تھی حسب دستور سابق ممبران نے اہتمام سے اس میں شمولیت کی۔ دو بکرے قربانی دئے گئے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور تحمید میں یہ دن گذارا۔

تیسری تقریب ایک نماز جمعہ کے لئے مکرم محترم چوہدری محمد ظفراللہ خانصاحب کی آمد سے ممکن ہوئی نماز جمعہ تو نیویارک مشن میں باقاعدہ ہوتی ہے لیکن اس موقعہ کیلئے بعض اغیار کو خاص دعوت دی گئی۔ محترم چوہدری صاحب کا خطبہ احمدیوں کے ازدیاد ایمان۔ تعلیم وتربیت اور اسلام کی صداقت کو پیش کرنے والا ثابت ہوا۔

متفرق

مبلغ کے کاموں میں سے اکیلے سب سے زیادہ وقت لینے والا کام ڈاک ہے۔ اوسطاً چار گھنٹہ روزانہ اس پر خرچ ہوتے رہے۔ سوشل تعلقات کے لئے امریکن و دوسرے ممالک کے نیویارک میں نمائندوں سے ملاقات ہوتی رہی۔ پاکستان کے یوم آزادی پر پاکستان ہاؤس کی تقریب میں شمولیت کی گئی۔ پاکستانی دوستوں کی خصوصاً اور دوسرے ممالک کے افراد کی عموماً نیویارک میں مدد کی جاتی رہی۔

مندرجہ بالا سطور دعا کی تحریک کیلئے تحریر میں کہ ہمارے سپرد کام کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے تو قلم بھی (۴) لکھتے رکتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے عیوب کی ستاری کرتے ہوئے احیائے دین اور قیام شریعت کے کام میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

ربانی

28

صنعتی وتجارتی اطلاعات

—— مالیاتی مجلس قائمہ نے دیہات کے مرکزی محصول قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

—— دیسی کرگھے کی صنعت کو صنعت پارچہ بافی "گھریلو" کے زمرہ میں شامل کر لیا گیا ہے جو صنعتوں کی ترقی (وفاقی کنٹرول) کے قانون مجریہ ۱۹۴۹ء کی جدول میں دی ہوئی ۲۷ صنعتوں میں شمار ہوتی ہے۔

—— جنوری ۱۹۵۱ء سے ستمبر ۱۹۵۱ء تک ہندوستان کے ہاتھوں کو کل ۵۹ ۵۵ ۳۲ ۴ ۰ ۱ روپیہ کا سامان برآمد اور ۸۳ ۶ ۲۶ ۱۳ ۴ ۷ روپیہ کا سامان وہاں سے درآمد کیا گیا۔

—— جنوری ۱۹۵۱ء سے ستمبر ۱۹۵۱ء تک تجارت کا توازن ۱۰ کروڑ ۹۱ لاکھ روپے کی حد تک سوافق رہا۔

—— پاکستان میں سڑکوں کی مواصلات اور ذرائع لوس اموسوں کے لئے چھ سالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ۹ کروڑ روپے کی مجموعی رقم رکھی گئی ہے۔

—— پاکستان ریلوں کے کرایہ کو معقول بنیاد پر مقرر کرنے کیلئے ایک تجربہ کار افسر متعین کرنے کا انتظام کیا جارہا ہے۔

—— ہندوستان اور پاکستان کے حالیہ تجارتی معاہدہ کے تحت ایک لاکھ ۵۹ ہزار ۶ ۷ ۵ ٹن چاول اور ۱ ہزار ۹۹۳ ٹن گیہوں ہندوستان کو برآمد کیا گیا۔

—— حکومت نے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال کی مدد سے ڈی۔ ڈی۔ ٹی تیار کرنے کا ایک کارخانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کارخانہ جنوری ۱۹۵۳ء سے پوری طرح کام کرنے لگے گا۔

تمام جہان کے لئے
آسمانی پیغام
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ
انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

محمد لنسول یعنی حب اٹھرا (اسقاط حمل یا بچوں کا بچپن (جنم اٹھرا) میں فوت ہوجانے کا بینظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس- ۱۹/ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت ختم ہو گئی ہے۔ اگر اُن کی طرف سے قیمت موصول نہ ہوئی۔ تو اُن کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

آرام دہ سفر کیلئے
لاہور سے سیالکوٹ کے لئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۴-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔
(چوہدری) سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

زدجام عشق۔ قوت کی بہترین دوا ہے۔ قیمت مکمل خوراک پندرہ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

سفر قادیان کے حالات

(بقیہ صفحہ ۲)

زندہ خدا کی زندہ امانت ہے۔ وہاں ہمارے درویش بھائی اپنے دن اور رات جس طرح خدا تعالیٰ کے حضور آہ و زاری میں بسر کرتے ہیں۔ اسکے احساس ہی سے روحانی مسرت نصیب ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے جاکر دیکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ عاشق صادق رات کو سونا نہیں جانتے۔ نصف شب کے بعد ابھی رات کا کافی حصہ باقی ہوتا ہے کہ مولا بخش صاحب باورچی اور سیالکوٹ کے سید محمد شریف صاحب رات کی تاریکی میں جبکہ دنیا نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے لکڑی ٹیکتے ہوئے گلیوں میں گھومنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور نہایت سوز و گداز سے آواز دیتے جاتے ہیں۔ مسیح پاک کے درویشو اٹھو تہجد کا وقت ہے۔ گویا اٹھو اور اپنے مولا کو راضی کرو۔ چنانچہ درویش اٹھتے ہیں اور پہلے اپنی اپنی جگہ کوئی بیت الدعا میں تو کوئی بیت الفکر میں خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ پھر چار بجے کے قریب سب درویش مسجد مبارک میں جمع ہوتے ہیں۔ اور تہجد کے نوافل باجماعت ادا کرتے ہیں۔ جس درد کے ساتھ آخری رکعتیں ادا ہوتی ہیں اور جس سوز و گداز کے ساتھ آہ و زاری کی آوازیں بلند ہوتی ہیں۔ اس کی نظیر ملنی محال ہے باقی دنیا سے منقطع ہو جانے کا انہیں یہ انعام ملا ہے کہ انہیں انقطاع الی اللہ حاصل ہے۔ ان کی کوئی خواہش نہیں، سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جلد پورے ہوں اور اسلام کی آخری فتح کا دن قریب سے قریب تر آجائے۔ ذکر و فکر کے علاوہ بہشتی مقبرے میں چوبیس گھنٹے پہرہ دینا ان کے معمول میں شامل ہے۔

کوہ وقار

درویشان قادیان کے دیگر مشاغل کا ذکر کرتے ہوئے مکرم شیخ صاحب نے فرمایا۔ ذکر و فکر کے ساتھ وہ اپنے دیگر فرائض سے غافل نہیں باقی دنیا سے منقطع ہو جانے کے باوجود بھی وہ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ ان کے عزم و ثبات سے متاثر ہو کر ہندوستان اور باقی دنیا کے دور دراز علاقوں سے سیاح اور زائرین ہزاروں کی تعداد میں قادیان آتے ہیں۔ ان کے اپنے رجسٹر کے مطابق گذشتہ پانچ سال میں قریباً تیس ہزار ہندو سکھ اور عیسائی اور غیر ملکی باشندے محض زیارت کے لئے وہاں آچکے ہیں۔ وہ ان کو بھی بھر کے تبلیغ کرتے ہیں۔ انہیں اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ لٹریچر دیتے ہیں۔ خود ہمارے ہوتے ہوئے بھی ایک پادری دور و دراز سے سفر کرتا ہوا درویشوں کی اس بستی کو دیکھنے وہاں آیا۔ چنانچہ اسے پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور وہ بہت اچھا اثر لیکر واپس گیا۔ اس بے بضاعتی کے عالم میں بھی انہوں نے ہندوستان کی احمدی جماعتوں کو منظم کر لیا ہے۔ ۱۰ کے مبلغ ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں جاتے اور اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ الغرض وہ اس ملک میں اسلام کی عظمت اور اس کی سربلندی کی خاطر کوہ وقار بن کر اپنی جگہ ڈٹے ہوئے ہیں۔ وہ اس یقین سے لبریز ہیں کہ بالآخر اسلام ہی دنیا پر غالب آئے گا۔ اس یقین کے برملا اظہار سے وہ قطعاً نہیں ڈرتے بلکہ اپنی تقریروں میں نہایت بیباکی سے اس امر کا اعلان کرتے ہیں کہ ایک وقت دنیا میں وہ غالب ہو کر رہیں گے۔ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی

حرف آخر

آخیر میں آپ نے درویشان قادیان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بعض مالی اور دوسری قسم کی مشکلات کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

تقریر کے آخر میں آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کے قریباً دو اڑھائی سو احمدی افراد اس سال جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس مرتبہ افسوس ہے کہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی حیدر آباد سے تشریف نہ لا سکے اور اس طرح ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پرانے اور بزرگ صحابی کی ملاقات سے مشرف نہ ہو سکے۔ آپ نے دوران تقریر میں حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی۔

ولادت

میاں محمد عالم صاحب پسر مولوی محمد عارف صاحب مرحوم امام مسجد اقصیٰ قادیان کو اللہ تعالیٰ چار لڑکیوں کے بعد گذشتہ شب لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ بچے کو اللہ تعالیٰ صحت اور عمر عطا فرماوے اور خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بنائے آمین

(خادم محمد ابراہیم کارکن الفضل)

ملایا میں متوقع برطانی تدابیر

لندن ۷ رجنوری ملایا میں کمیونسٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت برطانیہ عنقریب جو منصوبہ شائع کرنے والی ہے۔ اسکے متعلق کافی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ یہاں کے بعض حلقوں کے بیان کے مطابق حکومت ملک میں جنگ ختم کرنے کے لئے وسیع اختیارات کے ساتھ کسی بڑی فوجی شخصیت کا تقرر عمل میں نہیں لائے گی بلکہ سر ہنری گرنی کی جگہ پر جنہیں تین مہینے ہوئے چھاپہ ماروں نے ہلاک کر دیا تھا۔ ہائی کمشنر کی حیثیت سے کسی اعلیٰ فوجی افسر کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا

ایران نے امریکی امداد کی شرائط منظور کر لیں

تہران ۷ رجنوری چار نکاتی امدادی پروگرام کے تحت ایران کے لئے امریکہ کی امداد جاری رکھنے کے سوال پر تصفیہ ہو گیا ہے۔ لیکن کیا ایران کو امریکہ کی فوجی امداد بھی ملتی رہے گی۔ یہ معاملہ ابھی غیر یقینی ہے۔ ڈاکٹر مصدق کے انکار سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایران میں امریکہ کے فوجی اور اقتصادی امداد کے پروگرام منسوخ ہو جائیں گے۔

ریڈیو پاکستان کا کہنا ہے۔ کہ آج امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن اور ڈاکٹر مصدق کے درمیان ملاقات کے بعد ڈاکٹر مصدق نے امداد کی شرائط منظور کر لی ہیں۔ باہمی تحفظ قانون کے تحت امریکی امداد حاصل کرنے والے ملکوں کو منگل تک اس قانون کی شرائط کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ ورنہ امداد منسوخ کر دی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے امریکی سفیر مسٹر ہینڈرسن کو ایک مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں اقوام متحدہ کے منشور سے ایران کی وفاداری کو شرط قرار دیتے ہوئے امریکی امداد کو منظور کرنے پر اظہار آمادگی کیا گیا ہے۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مسٹر ہینڈرسن نے ڈاکٹر مصدق کی اس شرط کو منظور کر لیا۔ ان حلقوں کا خیال ہے۔ کہ امریکہ ایران کو مدد دینے کے لئے اپنے قانون میں کچھ اضافہ یا ترمیم کر دے گا۔ ایران نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ امریکی امداد کی جو شرائط ہیں۔ وہ ایران کے داخلی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہیں۔ مسٹر ہینڈرسن نے اپنے جواب میں یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ امریکی امداد ایران کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

ہندوستان کے ساتھ تجارت میں پاکستان کو ۳۹ کروڑ ۶۰ لاکھ کا فائدہ

کراچی ۷ رجنوری۔ حکومت پاکستان کے دفتر اعداد و شمار کی اطلاع کے مطابق گذشتہ اکتوبر میں پاکستان کو ہندوستان سے تجارت میں ۳ کروڑ ۵۶ لاکھ روپے منافع حاصل ہوا۔ اسی طرح فروری ۵۱ء کے پاک و ہند تجارتی معاہدے کے نفاذ سے اکتوبر ۵۱ء تک پاکستان کو ۳۹ کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کا منافع حاصل ہوا۔

گورنر پنجاب کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۷ رجنوری۔ گورنر پنجاب مسٹر اسماعیل چندریگر پاکستان میل سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کراچی میں مختصر قیام کریں گے۔ اور توقع ہے کہ ۱۰ رجنوری تک واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔

اعلان نکاح

پسرم شیخ عبدالوہاب صاحب پاکستان سکرٹریٹ کراچی نبیرہ حضرت میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ بنت شیخ عبدالغنی صاحب قریشی سول سیکرٹریٹ لاہور۔ پوتی مولوی برکت علی صاحب لائق بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مورخہ ۲۸ ردسمبر ۵۱ء بوقت سات بجے شب اعلان فرمایا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مبارک فرمائے۔ آمین۔ خاکسار عبدالرحمٰن نائب تحصیلدار از ٹانڈلیانوالہ ضلع لائلپور

افغانستان ”پختونستان“ کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرے گا

لاہور ۷ رجنوری۔ لندن میں افغانستان کے سفیر شاہ ولی اللہ خاں نے ”پختونستان“ کے سلسلے میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو افغانستان ”پختونستان“ کے معاملے کو اقوام متحدہ میں پیش کرے گا۔ ”پختونستان“ کے لیڈروں نے بلاواسطہ طور پر اقوام متحدہ کے ارکان سے اس مقصد کے لئے بات چیت کی ہے۔ کہ وہ ان کی حمایت کریں۔ اگر ضرورت پڑی۔ تو افغانستان ”پختونستان“ کے مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پیش کر دے گا۔ آپ نے کہا پختونوں میں مایوسی اور ناامیدی پائی جاتی ہے۔ اور اگر پاکستانی فوجوں کو ”پختونستان“ کے مقبوضہ علاقوں سے نہ بلایا گیا۔ تو صورت حال قابو سے باہر ہو جائیگی۔ سفیر افغانستان نے ”پختونستان“ کی حدود کا تعین کرتے ہوئے کہا دریائے سندھ سے ریاست ہائے چترال دیر، سوات بلوچستان اور وزیرستان تک کا علاقہ اور دیگر قبائل کے علاوہ آفریدی۔ مہمند محسود اور بٹھانی قبائل کے علاقے۔ آپ نے کہا۔ ”پختونستان“ کے علاقہ پر پاکستان کی فوجوں کے حملہ کے باعث اکثر بلوچستان اور وزیرستان کی سرحدوں پر پاکستانی اور پختونی فوجوں میں جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ بیان جاری رکھتے ہوئے شاہ ولی خاں نے کہا۔ کہ ”افغانستان اور پختونستان“ کسی قوم کے ساتھ جنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن اگر پختونستان کے عوام کو ان کے حق آزادی سے محروم رکھنے کی کوشش کی گئی۔ تو پاکستان اور پختونستان کے درمیان باقاعدہ جنگ کا ہونا لازمی ہے۔ اور ان حالات میں افغانستان کے لئے یہ مشکل ہو گا۔ کہ افغان باشندوں کو پاکستان کے خلاف ”پختونستان“ کی حمایت سے روک سکے۔ آپ نے کہا پختونستان کے لوگ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق استصواب رائے کے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اور وہ اکثریت کے فیصلے کے پابند ہوں گے۔